Registered.   L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳۷

مفید اور دلچسپ کتابیں اور ٹریکٹ

فوز العظیم پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونے کی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا۔ قیمت ۴/ مجلد ۶/

ستیارتھ پرکاش درپن مصنفہ پادری جی ایل ٹھاکر داس اس میں اُن اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرستی نے بائبل پر کئے ہیں۔ مسیحی اُستادوں کے لئے بڑی قیمتی کتاب ہے۔ قیمت ۸/ مجلد ۱۲/

گنجینہ اسلام (رومن اردو) مصنفہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے مسیحی واعظوں اور علم آلہی کے طالب علموں کیلئے بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/ مجلد ۱

موازنہ مذاہب (رومن اردو) ڈاکٹر ایس ایچ کیلاک کے لیکچروں کا جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجرام چیتا مبر بی۔ اے نے ترجمہ کیا ہے ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۸/

گیت کی کتابیں

مولفہ پادری ای پی نیوٹن

سیدو غزلیں اردو۔ قیمت .... ۱ پائی
سیدو غزلیں گورمکھی قیمت ۱۱
سیدو غزلیں ناگری۔ قیمت ۱۱

بیداری کی گیتیں۔ پچاس چنے ہوئے گیت (رومن اردو)
رومن اردو گیت کی کتاب معہ راگ ......
بڑے حروف ......
چھوٹے حروف ......

نوٹ:۔ زبان سب کی ایک ہی ہے صرف حروف میں فرق ہے دیباچہ کام کیلئے منگوائیے۔

ایک آنہ ٹریکٹ

بائبل اور سائنس، آریگرٹ کے اعتراضوں کا جواب
مرزا غلام احمد قادیانی
دین اسلام
زالت المرزا قادیانی
یسوع مسیح کون تھا۔

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔
مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے
بندرگاہ میں داخل ہونا
خلاصہ تعلیم عیسوی
رسالہ ونوب محمدیہ
ایک مجروح سپاہی
ارے سب لوگو۔
معجزہ
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو
مسیح پر ایمان لانا کیا ہے
نوٹ:۔ اکٹھے لینے والے کو ایک روپیہ میں سو ٹریکٹ دیئے جاوینگے

لیف لٹ

آپ کو مژدہ ہو۔
خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا ہے؟
خدا سے میل
فقط ایمان لاؤ
نوٹ:۔ یہ لیف لٹ ۱ فی سینکڑہ معہ محصول ڈاک

تمام کتابیں ریلجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شایع کی گئی ہیں۔ ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب العلم کو ہر ایک سناو کو بلکہ ہر ایک کو جو اُردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا ہے *

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے کے فواید۔ بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ حفظان صحت کی ترقی کیلئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار۔ گورنمنٹ کا فرض تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ۔ بابو ایس پی چیٹرجی۔ سر جان بنگلی کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں۔ صنعت جوٹ۔ بافندگی ریشم کی پیداوار۔ دباغی۔ لوہے کے کارخانوں۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر جے۔ این ٹاٹا حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی سرجمسٹ جی جی بھائی کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۲ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج واسباب

تمہید کے بعد اُن اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور شرادھوں کے موقعہ پر فضول خرچی مقروض ہونے کی طرف میلان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں روپیہ کو منافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا۔ نامناسب خیرات۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپرواہی کی شادی۔ افیون گانجا اور شراب۔ قیمت ار

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے قیمت ۵ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی۔ پولیس۔ پاک دامنی۔ ٹیمپرنس۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کر کے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۳ر

دلچسپ کہانیاں

رام پال سنگھ	اردو دوم ر	رومن	۸ر
چندر سیلا	"		۲ر
چندر سیلا	مجلد		۶ر
عزت بیٹال	"	۳ر	۵ر
عزت بیٹال			۸ر
تلاش حق	"		۳ر
تلاش حق	"		۶ر
شریف بیبیاں	"		۳ر
شریف بیبیاں	"		۶ر
حالات جاپان	"	" ۲ر	۸ر
دولت لازوال	"		۳ر
دولت لازوال			۵ وہ۸ر

متفرق کتابیں

اکسیر بالتصویر	نیا ایڈیشن	عمر
مسیح کی تعلیم	اردو	۴ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۱۲ر
ہدایت تیمارداراں		عہ
کشف الحقائق		۸ر
رسالہ شادی		۱ر
آواگون یا آئندہ زندگی		۲ر
وشنو کے دس اوتار		۲ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ر
ویدک تصنیفات		۱ر

ملنے کا پتہ

تمام کتابیں رلیجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشاں

لودیانہ جمعہ ۵ مارچ ۱۹۰۹ء

ہمیں یہ سنکر رنج ہوا کہ بمبئی کے اخبار کشف الحقایق کے ایڈیٹر مولوی حسام الدین صاحب انتقال کر گئے مولوی صاحب نے علاوہ اس رسالہ کی ایڈیٹری کے کئی کتابیں بھی تصنیف کی تھیں اُن کی کتابیں محمدیوں کیلئے خاص طور سے مفید ہیں اگرچہ وہ اس دنیا میں نہیں رہے مگر اُن کی تحریریں ہمیشہ تک کام کرتی رہیں گی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند اُن کے پس ماندگان کو تسلی بخشے۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ دینی اخبار کی کیا ضرورت ہے۔ اس سوال کے جواب میں ایک امریکن ایڈیٹر یہ لکھتا ہے کہ اگر سائل کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتا تو جواب یہ ہوگا کہ دینی اخبار کی کچھ ضرورت نہیں اور اگر وہ کسی مذہب پر یقین رکھتا ہے جو اس دنیا کیلئے ضروری ہے تو اُس کے لئے دینی اخبار کی ضرورت ہے۔

ایسے شخص کو مندرجہ ذیل باتوں کی نسبت واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱) اپنے زمانے کی نسبت۔

(۲) اپنے زمانے کی ضروریات کی نسبت

(۳) ان لوگوں کی نسبت جو اپنے زمانے کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان باتوں کو معلوم کرنے کیلئے وہ کتابوں پر جو بہت ضخیم اور مہنگی ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کے زیادہ عرصے بعد چھپتی ہیں بھروسہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی دنیاوی اخبار اُن پر بھروسہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کی ضروریات کو ٹھیک صورت میں پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہی روحانی علاج بتلا سکتے ہیں اس حاجت کو پورا کرنے کا ایک ہی علاج ہے کہ دینی اخبار جاری کئے جاویں جو اس خاص ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔

البتہ بہت سے دینی اخبار لوگوں کی حاجتوں کو پورا نہیں کر سکتے اس زمانے کی ضروریات ان لوگوں کے خیال آکر نہیں پاتے گذشتہ زمانہ کی حاجتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ کو تربیت دینے سے پوری نہیں کی جا سکتیں مزید براں سچائی کو زمانہ حال کی حالت کے مطابق قبول کرنا پڑتا ہے زمانہ ترقی کر رہا ہے اور لوگ دقیانوسی رسومات اور خیالات کو ترک کرتے جاتے ہیں۔ دینی خیالات میں بھی تبدیلی ہو رہی ہے۔ لوگ پرانے سوالوں کا نیا حل چاہتے ہیں خدا اور اس کی صفات کی نسبت اور انسان اور خدا کے سامنے اُس کی ذمہ داری اور اپنے ہمجنسوں کے فرائض کے متعلق گناہ اور اُس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے کی بابت خیالات میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ لوگ جھوٹے اُستادوں اور نبیوں کو بھی ترک کرتے جاتے ہیں بعض نور روشنی کے متلاشی ہیں اور بعض کی آنکھیں روشنی سے چندھیا گئی ہیں اعلےٰ اخلاق کے لئے ایک عالمگیر کشمکش پائی جاتی ہے ایسے تمام مردوں اور عورتوں کو ہدایت و رہبری کی اشد ضرورت ہے اور ان ساری حالات میں دینی اخبار ہی سب سے اعلیٰ ہادی ہو سکتا ہے۔

نورافشاں اس لائن میں اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنے آئڈیل کو جیسا چاہئے پورا نہیں کرتا اور اس نقص کے لئے وہ کسی قدر ذمہ وار بھی ہے لیکن کوئی اخبار کبھی اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکیگا اگر اس کے مسیحی ناظرین اس کی مدد نہ کریں۔ ہر ایک مسیحی کو اس کا خریدار بننا اور موجودہ زمانے کے حالات کے بموجب مضامین لکھنا چاہئے ہم تعلیم یافتہ ناظرین سے ملتمس ہیں کہ وہ ہماری مدد کریں تاکہ ہم ہندوستانی مسیحیوں کے سامنے ایسا اخبار پیش کر سکیں کہ جس کی ہندوستان کو ضرورت ہے۔

مسیحیوں کے ہندوستان میں خدا کی بادشاہت کے پھیلانے کے کام میں مدد کرنیکا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ وہ اُن کتابوں کو جو شایع کی جاتی ہیں پھیلانے میں مدد دیں لودیانہ کرسچن بک سٹور کی طرف سے نورافشاں کے ناظرین کے روبرو یہ تجویز پیش کی جاتی ہے۔ کہ اُن خریداروں کے نام درج رجسٹر کئے جاویں۔ جو ہر ایک نئی کتاب کی ایک ایک کاپی خریدنا چاہتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ ایسے بہت تھوڑے مسیحی ہونگے جو کم از کم نئی کتاب کی ایک کاپی جو اس پبلشنگ ہوس میں چھپتی ہے نہ خرید سکتے ہوں۔ اگر آپ خریدار بننا چاہتے ہیں تو ہم ہر تیسرے مہینے کتابیں وی۔ پی پیکٹ کے ذریعہ بھیجا کریں گے۔ جلد اس کے متعلق نورافشاں کے ہر ایک ناظرین کے پاس ایک پراسپکٹس بھیجا جاویگا۔ خریداروں کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ جس قدر زیادہ کاپیاں چاہیں منگوالیں اور ان تمام پارسلوں کا جن کی قیمت ایک روپیہ یا اس سے زیادہ ہوگی محصول ڈاک معاف ہوگا۔

مسیحیت کے جلد پھیلنے کی عجیب مثال اٹہ کے ضلع میں پائی جاتی ہے ۱۹۰۳ء میں وہاں ۲ مشنری اور ۱۵ ہندوستانی واعظ اور اُستاد تھے ۴۴ سٹیشن اور ایک کلیسیا تھی جس میں ایک سو ممبر شریک عشاء تھے اُن میں سے ۱۶۱ اسی سال شامل ہوئے تھے اُس سال ۱۹۴ کو بپتسمہ دیا گیا۔ تمام اٹہ کے ضلع میں اس وقت کل ۱۴۴۵ مسیحی تھے لیکن اب پانچ سال کے بعد ۳ مشنری ۱۰۶ کارندے ۴۲ سٹیشن ۱۳ کلیسیائیں ہیں جن میں ۳۹۴ ممبر عشاء ربانی میں شریک ہیں جن میں سے ۲۶۹ ممبر گذشتہ سال شامل ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں ۱۱۶۱ کو بپتسمہ دیا گیا اب کل مسیحیوں کی تعداد ۷۵۲۴ ہے جن میں سے ۸۴۰ تعلیم پا رہے ہیں۔

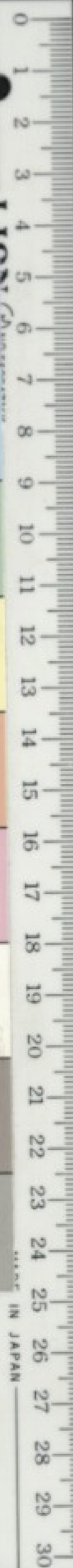
مسٹر جان انگلس منیجر سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی لمیٹڈ اجمیر تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپ کے قیمتی اخبار کے وسیلے انڈیا۔ برہما اور سیلون کے مشنری بھائیوں کو مطلع کرتا ہوں کہ مرحوم ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب کی خواہش تھی کہ اُن کی مشنری ڈائرکٹری حسب معمول اسی چھاپہ خانہ سے شایع ہوتی رہے چودہ برس سے مجھے ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب کیساتھ مل کر محنت کرنے اور اُن کی ڈائرکٹری کے ہر ایک ایڈیشن کے تیار کرنے میں مدد دینے کا فخر حاصل رہا ہے اس کام کو جو انہوں نے ابھی چھوڑا ہے اختیار کرنے کے لئے میں جانتا ہوں کہ مولف کو مشن سیکریٹریوں اور دیگر صاحبوں کی شراکت کی بھی اشد ضرورت ہے اس واسطے کیا میں اُمید کرسکتا ہوں کہ آپ اسی طرح خوشی سے میری بھی مدد کریں گے جس طرح کہ ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب کی کرتے رہے ہیں۔ تاکہ میں اس ڈائرکٹری کو ایسی بہتر کتاب بنا سکوں جو اس ملک کے ہر ایک مشنری کے پاس ہونی چاہئے۔

جاپانیوں نے اپنے جنگلات کی حفاظت کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ پیشتر اس کے کہ جنگلات کے برباد ہوجانے سے زمین کو سخت نقصان پہونچے انہوں نے پہاڑی ڈھلوانوں کی نگہبانی کرکے پانی کے چشموں کی رو کو حسب ضرورت تبدیل کردیا ہے۔ دور اندیش جاپانیوں نے پہچان لیا کہ جنگلات کے برباد ہوجانے سے ملک کی بربادی ہے اسواسطے تمام جنگلات کو قایم رکھنے کا خاطر خواہ بندوبست کردیا گیا ہے جاپان میں ہی سب سے پہلے جنگلات کا انتظام شروع ہوا قریباً بارہ سو برسوں سے جاپانی بڑی کامیابی کے ساتھ جنگلوں میں درختوں کے لگانے اور کاٹنے کا کام کررہے ہیں اور اچھے انتظام کے سبب سے سب سے زیادہ آمدنی بھی ہوتی ہے وہ اپنے درختوں کی ایسی نگہبانی کرتے ہیں کہ ایک ڈالی کو بھی ضایع نہیں ہونے دیتے اور بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے جنگل کو گھنا ہوجانے سے بچانے کے لئے چھانٹتے ہیں پہلے پہل ۱۲ سال کے بعد جنگل کو بیچ بیچ سے کاٹ دیتے ہیں اور پھر ۱۲ برس تک جو عموماً درختوں کی عمر ہوتی ہے ہر پانچویں سال صفائی کرتے رہتے ہیں۔

آج کل جاپانی گورنمنٹ اُن جنگلات کی طرف بھی متوجہ ہوئی ہے جو دور کے پہاڑی علاقوں میں واقع ہیں اب تک اُن کی نسبت کوئی توجہ نہیں کی جاتی تھی۔ مگر اب گورنمنٹ نے وہاں سے بھی لکڑی کاٹنے اور بیچنے کے لئے قوانین مقرر کردیئے ہیں کہا جاتا ہے کہ جنگلات کے کٹ جانے کے سبب سے ملک میں خاطر خواہ بارش نہیں ہوتی۔ پچھلے زمانے کی نسبت جبکہ جنگل کثرت سے تھے اور آبادی بہت تھوڑی تھی۔ بارشوں کی کمی کا سبب یہی بتایا جاتا ہے۔

لنڈن کے ڈیلی میل میں وہم کا ایک عجیب قصہ شایع ہوا ہے جو پر ہفتہ اول میں واقع ہوا۔ ایک شخص کسی کام کے لئے وہاں آیا ہوا تھا۔ حجامت کرتے وقت اس نے اپنے بناوٹی دانت نکالکر کہیں رکھ دیئے حجامت کے بعد دانتوں کو نہ پاکر خیال کیا کہ میں اُن کو نگل گیا ہوں اس وقت اس کو درد ہونے لگا۔ ڈاکٹر بلایا گیا جس سے اُس نے کہا کہ میں سخت درد سے مر رہا ہوں انیمے کئے گئے مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ درد کے مارے وہ دوہرا ہوتا جاتا تھا کچھ عرصے بعد ایک نوکران دانتوں کو جو سنگار میز کے پچھلی طرف گر گئے تھے اُٹھا لائی۔ فوراً درد بند ہوگیا یہ غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بہت سے لوگ ہر قسم کی تکلیف بعض اوقات ایسے اُٹھاتے ہیں کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اُن کی تکلیف کا فلاں سبب ہے جو حقیقت موجود نہیں ہوتا۔ اور جو مرض اُن کا وہم ہوتا ہے اُسے معلوم ہوتا ہے کہ جسم کے ہر حصے سے دماغ کا کیسا گہرا تعلق ہے اور دماغی خیالوں کا جسم کے عضوؤں پر کیسا اثر ہوتا ہے اگر انسان کا دماغ ٹھیک حالت میں رہے اور اس کے خیالات اور سوچ خدا کے تابع ہوجاویں تو اُس کی روحانی بہتری کے علاوہ اُس کے جسم کی صحت پر کیسا اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس واسطے پولس فرماتا ہے کہ دینداری نفع ہے کیونکہ دینداری سے علاوہ خدا کی صحبت اور رفاقت اور آسمانی خوشیوں کے اس دنیا کی سب سے بڑی برکت تندرستی بھی حاصل ہوتی ہے۔

سر جیمس سایر ایک انگریز ڈاکٹر نے زندگی کو سو برس تک بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل قاعدے بتلائے ہیں (۱) آٹھ گھنٹے سوؤ (۲) دہنے پہلو پر سوؤ (۳) اپنے سونے کے کمرے کی کھڑکی ہر وقت کھلی رکھو (۴) اپنے سونیکے کمرے کے دروازہ پر بانوں دان رکھو (۵) اپنے پلنگ کو دیوار کے ساتھہ لگا کر مت سوؤ (۶) صبح ٹھنڈے پانی سے مت نہاؤ بلکہ بدن کی قدرتی حرارت کے مطابق پانی کو بھی گرم کرو (۷) حاضری سے پہلے ورزش کرو (۸) گوشت تھوڑا کھاؤ اور وہ بھی اچھی طرح پکا کر (۹) بالغوں کے لئے دودھ مت پیو (۱۰) بیماری کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے چکنائی زیادہ کھاؤ (۱۱) ہر قسم کی نشئی اشیا سے پرہیز کرو (۱۲) ہر روز کھلی ہوا میں ورزش کرو (۱۳) اپنی رہائش کے کمروں میں کسی پالتو جانور کو مت رکھو کیونکہ وہ بیماریوں کے جرم باہر سے لاتے ہیں (۱۴) اگر ممکن ہو تو دیہات میں رہو (۱۵) پینے کے پانی اور نمی۔ اور نالیوں کا خیال رکھو (۱۶) کبھی کبھی اپنے کام کو تبدیل کرتے رہو (۱۷) اکثر تھوڑی تھوڑی چھٹیاں لیا کرو (۱۸) اپنی بلند خیالی کو لگام دو (۱۹) مزاج کو قابو رکھو۔



سُلطان

باب چہارم

چاندنی چوک کی سیر

محمود۔ آپ کی سمجھ میں جس قدر تثلیث کا مسئلہ آیا ہے۔ بیان کریں جس قدر آپ اسے مانتے ہیں ہمیں بھی بتادیں۔

سلطان۔ میں نے کب کہا کہ میں تثلیث کو مانتا ہوں میری تو سمجھ ہی میں نہیں آتا تو میں مان کیسے سکتا ہوں۔

محمود۔ اب جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ قرآن کو جھوٹا تم نے بتلایا۔ اعمال سے طریق نجات کو فضول تم نے ٹھہرایا۔ وید و کوریل کا ورکشاپ تم نے بیان کیا۔ انجیل کو کلام حق اور مسئلہ کفارہ کو تم نے ثابت کیا۔ اور اسی کو درست نجات کا طریق ٹھہرایا۔ اب کہتے ہو کہ میں مانتا ہی نہیں۔ چہ خوش۔ دروغ گویم بر روے تو اسی کو کہتے ہیں۔

سلطان۔ بھئی واہ عقل بڑی کہ بھینس۔ تم بھی عقل کے دشمن ہی ہو۔ میں نے عیسائیوں کے خیال کے مطابق بیان کیا۔ اور بے رو رعایت بیان کیا۔ میرا بتایا ناماننا کیا۔ تم میرے ایمان کے شریک ہو۔ جو میرا جی چاہیگا مانونگا۔

محمود۔ واہ تم جھک مارو گے تو ہم تمہیں مارنے دینگے تمہارے ابا جان سے نہ کہیں گے؟

سلطان۔ ایک دفعہ نہیں۔ سو دفعہ کہو جھک مارو میں نہیں ڈرتا۔ ڈرو تم جن کے دل میں چور ہے جو بیگانی بہو بیٹیوں کو تاڑتے پھرتے ہو۔ میں تو اسلام کے طریق پر نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزہ رکھتا ہوں۔ قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ اسلام کے پانچوں رکن میرے زیرِ مشق ہیں۔

محمود۔ زیرِ مشق کی بھی اچھی کہی۔ اُستاد ہو۔

سلطان۔ علاوہ اُس کے تم نے اور وہ حرکیا۔ اور اُدھر ایڈیٹر والا کچا چٹھا میں نے تمہارے ابا جان سے کہا پھر دیکھنا کیسے مزے ہوتے ہیں۔

خاموش رہئے آپ نہ فریاد کیجئے۔
عزت نہ اپنی باتوں میں برباد کیجئے

چلو اب تو اندھیرا ہو گیا۔ گھر میں انتظاری کرتے ہونگے تیرتھمن۔ میں تو دوکان پر جاتا ہوں۔ آپ گھروں کو جائیں لیکن سلطان میں تو تمہاری باتوں سے بہت حیران ہوں مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ تم ضرور عیسائی ہو جاؤ گے اور اغلب ہو کہ مجھے بھی ساتھ ہی لوگے۔ تمہاری آج کی باتیں میرے دل کو لگی ہیں۔ دل سے نکلتی ہی نہیں۔ میں تو مان چکا کہ مسیح ضرور کچھ تھا ہے اُس کے بغیر مُکتی نہ ہوگی مجھ کو تم آج سے عیسائی سمجھو آپ تشریف لیجاتے ہیں پھر کسی وقت ان باتوں پر گفتگو کریں گے

راوی تیرتھمن تو اپنی دوکان کو روانہ ہوا۔ اور یہ دونوں اپنے گھروں کو چلدیئے۔ وداع ہوتے وقت محمود نے سلطان سے بہت عرض کی کہ ایڈیٹر والی بات للّٰہ میرے والد سے نہ کہنا تم ہنسی میں کہو گے۔ اور وہ سچ مان جائیں گے۔ خواہ مخواہ بدنامی ہوگی۔

سلطان۔ نہیں ہرگز ہرگز نہیں آپ بے فکر رہیں مگر آپ کو بھی نہیں چاہیے۔ کہ بیگانی بیٹیوں پر نظر رکھیں۔ آپ کی جورو ہے اور حسین ہو۔ شریف آدمی ہے۔ شریف ہو تو یہ خیال اپنے دل سے نکال دو۔ ایسی باتیں شریفوں کے لائق نہیں ہوتیں۔ چاہیے کہ ہم سب کو اپنی ماں بہن سمجھیں۔ خیال رکھنا۔ بھول نہ جانا میں نے سمجھا دیا خطا کھاؤ گے۔

روسی سفیر نے جواب دیا ہے کہ فرڈیننڈ کا شاہانہ استقبال محض اخلاقی تھا پولیٹکل معاملات سے اسے کچھ تعلق نہیں ہے

باب پنجم

دل لگی

راوی محمود نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ہونہ ہو کہ سلطان جو عیسائی ہونا چاہتا ہے۔ وہ خود ایڈیٹر پر فریفتہ نہ ہو گیا ہو وے اس بات کو آزمانا چاہیے۔ یہ خیال پکتے پکتے رشک کے درجہ تک پہونچ گیا۔ دوسرے دن چونکہ اتوار تھا۔ ارادہ کیا کہ کل گرجا چلیں۔ وہاں سلطان کو تاڑونگا۔ کہ اُس کی نظر کدھر پڑتی ہے۔ سو صبح آٹھ بجے سلطان کے گھر جا پہونچا۔

محمود۔ سلام علیکم

سلطان۔ علیکم السلام۔ صبح ہی کیسے آنا ہوا۔ آیئے تشریف لایئے۔

محمود۔ چھٹی کا دن تھا۔ کل کی تمہاری باتیں سوچتے سوچتے خیال آیا۔ کہ تم کو ساتھ لے کر آج پادریوں کے گرجا چلیں۔ اُن کی عبادت دیکھیں اور وعظ سنیں۔

سلطان۔ بن خوب ہے شناسم پیران پارسا را گرجا کا تو بہانہ ہی ہے اصل مدعا تو حضور کا کچھ اور ہوگا۔ کسی بتِ سیمیں کو سجدہ کرنے کی جی میں آئی ہوگی۔

محمود۔ بھئی بڑے ہی بدگمان ہو۔ تم جو اکثر وہاں جایا کرتے ہو۔ اسی غرض سے جایا کرتے ہو۔ معلوم شد۔ اچھا جو مرضی ہے سمجھو۔ آج تو میں ضرور چلونگا۔ اور پھر تم کو ساتھ لیکر گرجے کے بعد اُن کے گھر چلیں گے۔

سلطان۔ ارے بھئی کہاں۔ کن کے گھر۔ رات میں نے تم کو سمجھایا تھا۔ کہ اس بیہودگی سے باز آؤ۔ خطا کھاؤ گے۔ لیکن تم نرے گاؤدی ہو۔ کوئی نصیحت تم پر اثر نہیں کرتی۔

محمود۔ اچھا ناصح مشفق دیکھا جائیگا۔ ہم تو خوش باش ہیں۔ دو گھڑی دل لگی کرآتے ہیں۔ آج تم بھی چلو۔ اگر میں

کے نہ ہو جاؤ تو مجھے کہنا۔

سلطان۔ اچھا دیدہ باید۔

راوی۔ یوں ہی دونوں دوست دینگ باتیں کرتے رہے اتنے میں گرجا کا گھنٹہ بجا۔ اور دونوں گرجا کو روانہ ہو گئے وہاں جا کر یہ دونوں باہر کھڑے رہے مسیحی آتے اور اندر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے۔ اور سجدہ کر کے دھیان میں لگ جاتے تھے۔ اتنے میں بابو گسنی کا خاندان آیا۔ الیزا محمود کو دیکھتے ہی مسکرائی۔ اور محمود سے مخاطب ہو کر کہا کہ آئیے مسٹر محمود اندر تشریف لائیے۔ ہماری عبادت کو دیکھئے۔ ہمارے پادری صاحب کا وعظ سنئے فایدہ سے خالی نہ ہوگا پھر یہ دونوں اندر جا کر ایک طرف بینچ پر بیٹھ گئے۔ پادری صاحب نے خدا کی حمد و ثنا میں ذیل کی غزل گانے کی فہمایش کی جو نہایت خوش الحانی سے باجے کیساتھ گائی گئی۔

غزل

مسیحا قدموں سے کیجئے نہ دور ہم کو بھی۔
پلاؤ جام محبت ضرور ہم کو بھی — ✝

سبھوں کو آپ نے انعام خاص بخشے ہیں
ملے محبت و ایمان سرور ہم کو بھی۔

سبھوں پہ لطف و کرم آپکا ہے عام شہا
نگاہ لطف سے دیکھیں حضور ہم کو بھی۔

ثنا و حمد تیری گائیں گے دل و جاں سے
ملی کتاب خدا سے زبور ہم کو بھی۔

دکھایا حضرت موسیٰ کو آپ نے جلوہ۔
دکھاؤ پھر خدا اپنا نور ہم کو بھی۔

جو پاک دل ہیں مبارک خدا کو دیکھیں گے
نہیں ہے حاجت جنت قصور ہم کو بھی۔

یہ آخری شعر جس وقت محمود نے سنا تو اُس کا دل کانپ اُٹھا۔ کہ خدا کا دیدار پاک دلوں کو حاصل ہوگا اور میں تو ناپاک ہوں۔ میں کس نیت سے یہاں آیا تھا افسوس کہ میں نے اپنے دل کی بڑی بے پروائی کی۔ میں ناحق یہاں آیا ارادہ کیا کہ اُٹھ کے چلا جائے۔ مگر سلطان نے اُس کو روکا کہ عبادت سے اُٹھ کر جانا بد تہذیبی ہے۔ سلطان کو معلوم نہ تھا کہ کیا اُس پر گذر رہی ہے۔ لاچار اُس کو بیٹھنا ہی پڑا۔

اس کے بعد پادری صاحب نے دعا کی اور سب نے عاجزی سے گھٹنے ٹیکے۔ دعا کے بعد پادری صاحب نے انجیل مقدس سے متی کی انجیل کا پانچواں باب پڑھا۔ پھر ایک غزل گائی گئی۔ پھر دعا کر کے۔ پادری صاحب ممبر پر چڑھ کے وعظ کرنے لگے۔ اُن کے وعظ کا مضمون انجیل کی یہ آیت تھا کہ۔

پاکیزگی کی پیروی کرو جس کے بغیر خداوند کو کوئی نہ دیکھے گا۔

اوّل گناہ کی تعریف کی۔ کہ گناہ کیا ہے۔ انجیل سے اس کی بابت چند آیات پڑھکر سنائیں۔

الف۔ گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔

ب۔ ہر طرح کی ناراستی گناہ ہے

ج۔ جو کچھ اعتقاد سے نہیں وہ گناہ ہے۔

د۔ جو کوئی بھلائی کرنی جانتا ہے اور نہیں کرتا اس کے لئے یہہ گناہ ہے۔

پھر بتایا کہ پاکیزگی کیا ہے۔ امتحان۔ مصیبت۔ امکان گناہ سے بچاؤ پاکیزگی نہیں ہے۔ پھر کہ پاکیزگی کیا ہے اس کے واسطے چند آیات پڑھیں گئیں۔

الف۔ خدا کے حضور پاکیزگی اور راستبازی سے عمر بھر بے خوف اُس کی عبادت کریں۔

ب۔ تمہیں ایک نیا دل بخشونگا۔ اور ایک نئی روح تمہارے اندر ڈالونگا۔

پھر کہ پاکیزگی کے واسطے خدا کا حکم ہے اس پر بھی انجیل سے چند حوالے دیئے۔

الف۔ تم پاک ہو۔ اسلئے کہ میں پاک ہوں۔ (خداوند فرماتا ہے)

ب۔ آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں۔

ج۔ اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کریں جیسا وہ (خدا) پاک ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم پاک بنیں کیونکہ اُسکی مراد ہماری پاکیزگی سے ہے۔

اور پاکیزگی بخشنے کا خدا نے وعدہ کیا ہے

الف۔ خداوند تیرا خدا تیرے دل اور تیری نسل کے دل کا ختنہ کریگا۔

ب۔ میں تم پر صاف پانی چھڑکوں گا۔ اور تم پاک صاف ہوگے۔

دنیا میں خداوند یسوع مسیح کے آنے کا مقصد بھی یہی تھا۔

الف۔ اُس کا نام یسوع رکھ۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو گناہوں سے چھڑائیگا۔

ب۔ خدا کا بیٹا اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔

ج۔ مسیح نے ہماری خاطر اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ کہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بدینی سے چھڑائے۔ اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔

اس الٰہی برکت اور نعمت کے واسطے بزرگان دین پہلے ولیی دعا مانگا کئے۔ جیسے حضرت داؤد

اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر

اس کی ضرورت کیوں ہے دیدار الٰہی کے واسطے اس کی ضرورت

مبارک وہ ہیں جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے مگر اس آلہی پاکیزگی کے حاصل کرنے کے واسطے شرائط ہیں:۔

اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اور اُس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں



کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔

وعظ ختم کرکے دعا کی گئی۔ اور گیت گا کر عبادت ختم ہوئی۔

مراسلات

دو اندھے

آر۔ بی سٹیوارٹ صاحب ذکر کرتے ہیں کہ چند روز ہوئے میرا ایک دوست گلاسگو گرین میں منادی کر رہا تھا۔ اس بھیڑ میں سے جو وہاں کھڑی تھی کسی نے پکار کر کہا مجھے بولنے کی اجازت ہو۔ اجازت ملنے پر وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا اس چبوترے پر آ کھڑا ہوا جہاں میرا دوست تھا۔

اُس نے کہا "اے میرے دوستو جو کچھ یہ شخص کہہ رہا تھا میں اسے نہیں مانتا میں دوزخ، عدالت اور خدا کسی کو نہیں مانتا کیونکہ میں نے کبھی اُسکو نہیں دیکھا"۔

وہ تھوڑی دیر اسطور سے بول رہا تھا کہ اس بھیڑ میں سے ایک اور آواز سنائی دی یعنے کیا مجھے بولنے کی اجازت ہو"

دوسرا بیٹھ گیا اور یہ دوسرا شخص یوں بولا۔

دوستو تم کہتے ہو کہ اسجگہ سے تھوڑی دور ایک دریا جس کا نام کلائیڈ ہے بہتا ہو۔ تم کہتے ہو کہ جہاں میں کھڑا ہوں اس کے چاروں طرف درخت اور گھاس ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہے یہ سراسر جھوٹھ ہے تم کہتے ہو کہ یہاں بہتیرے لوگ کھڑے ہیں میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بھی سچ نہیں ہے۔ سوائے میرے یہاں کوئی نہیں کھڑا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ تم میری باتوں پر تعجب کرتے ہو لیکن اے دوستو میں اندھا پیدا ہوا تھا میں نے تم میں سے کسی کو نہیں دیکھا اور میری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں اندھا ہوں نہیں تو میں ایسی باتیں نہ کرتا اُس نے دہریے کی طرف مخاطب ہو کر کہا تم جتنا بولو۔ اتنا ہی تمہاری جہالت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ تم روحانی طور پر اندھے ہو اور دیکھ نہیں سکتے عزیز دوستو اس زندگی کو اختیار کرو جو مسیح نے بسر کی اُس میں تم زندگی محبت اور ہمیشہ کی خوشی پاؤ گے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ پیٹرس۔ جنڈیالہ ضلع امرتسر

تعلیم نسواں
پر ایک سرسری نظر

ہر ایک ملک کی ترقی اور اُس کی بہبودی کا دارومدار اکثر ماؤں پر منحصر ہے جب تک مائیں اپنے بچوں کو نیک علم اور تربیت نہ دینگی تو وہ اپنے ملک کیلئے کچھ نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ جہالت کے دائرے میں پھنسکر ملک کی تباہی کا باعث ٹھہریں گے۔ اس موجودہ روشنی کے زمانے میں تجربے سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ ایک نیک ماں ایک اعلیٰ خاندان کا ذریعہ بن سکتی ہے ماں کا اثر بچے پر بہت زیادہ پڑتا ہے۔ اور جیسی تعلیم بچہ اپنی ماں سے حاصل کرتا ہے اُسی سے موثر ہو کر دنیا میں نمودار ہوتا ہے پس ضروری ہے کہ ایسے نازک معاملے میں جو کہ زندگی کے خوبصورت باغ کی بہار ہے ایک بچہ خوش گوار پھول حاصل کرے جس سے زمانہ اور ملک منور ہو جاوے۔

اب سوال لازم آتا ہے کہ کیونکر یہ باتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اگر ہم اس پر تھوڑی دیر کے لئے غور کریں تو ظاہر ہوگا کہ فقط نیک تعلیم اور تربیت اس کی رہنما ہو سکتی ہے۔ جب تک ہم تعلیم نسواں کو ایک ضروری امر نہ سمجھیں گے ہم کبھی اپنے عزم میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ تعلیم ایک ایسا ذریعہ ہے۔ کہ جس سے ہمارے ملک کی مائیں نہ صرف اپنی ذاتی پاکیزگی کو ہی سمجھ سکیں گی بلکہ وہ ملک کی ترقی و تنزل کے اسباب پر بھی غور کر سکیں گی۔ اور اپنے بچوں کو اس راہ میں تربیت کرینگی جس میں وہ اپنے ملک کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ دنیا میں جتنے بڑے بڑے نامور اشخاص گذرے ہیں۔ اُن کی زندگیوں میں اُن کی ماؤں کی تعلیم کا بہت کچھ اثر پایا جاتا ہے جنرل گلسن کی والدہ گو کہ غریب تھی مگر علم سے بے بہرہ تھی۔ اور اس نے اپنے بچے کو زندگی کے وہ نیک اصول بتائے۔ جن کو اس نے مرتے دم تک یاد رکھا اور ترقی کے زینے پر چڑھا۔ بن کے چمکا۔ سینٹ اگسٹین کے دل میں آخر اُس کی والدہ ہی کی تعلیم کا اثر باقی رہا۔ فرانسس ہلبیٹ سفر میں اپنے ماں ہی کی ہدایت کو استعمال کرتا رہا اور آخر شہرہ آفاق سیاح نکلا۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مائیں کیا کچھ کر سکتی ہیں۔ غریبی اُن کی ترقی کی سدراہ نہیں بن سکتی۔ مگر جب تعلیم نہیں تو امیری بھی ترقی کی سدراہ ہے پس کیا ہم ایسی بیش قیمت تعلیم سے عورتوں کو محروم رکھیں؟ جو قومیں تعلیم نسواں کے مخالف ہیں وہ نہ صرف اپنے ملک کی ترقی ہی کی مخالف ہیں بلکہ ان کی چند روزہ زندگی کی بھی دشمن ہیں جو عورتوں کو اس فانی دنیا میں کاٹنی ہے کیونکہ تعلیم کے بغیر وہ اپنی نیچری عادتوں سے بھی محروم رہتی ہیں اور طرح طرح کی برائیوں میں پھنس کر اپنے آپ کو تباہ کر لیتی ہیں۔

چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے کہ اضلاع متحدہ اودھ وآگرہ میں بارہ لاکھ بیوہ ۱۴۔ اور ۴۸ سال کی عمر کے اندر ہیں جن میں سے ہزاروں ہر سال گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں کیا تم نے کبھی اس کا سبب دریافت کیا ہے؟ اگر ہم اس پر غور کریں تو زیادہ تر جہالت اور بری صحبتوں کے نتایج میں جو کہ تعلیم کے نہ ہونے سے ظہور میں آئے بہت سی مائیں اپنی لڑکیوں کو تعلیم سے محروم رکھتی ہیں جس سے وہ بہت سی نایاب باتوں کو دریافت نہیں کر سکتیں علم ایک طاقت ہے اور جو والدہ اپنی لڑکی کو اس سے محروم رکھتی ہے وہ گویا۔ اس کے نیچری علم کو اس سے چھپاتی ہے اور اس کے ذاتی حفاظت کے ذریعوں کو اس سے دور رکھتی ہے آہ اس گری ہوئی لڑکی پر کون ماتم کریگا نہ وہ ماں جو آج اپنی لڑکی کے لئے روتی ہے وہ اُسے بچا سکتی اگر تعلیم کو اُس سے نہ چھپاتی۔

ہر ایک لڑکی کو نیک تعلیم دینی واجب ہے۔ جس سے

وہ اپنی ذاتی نیکی اور صحت کی حفاظت کر سکے اور یہ تعلیم عموماً مائیں ہی اپنی لڑکیوں کو دے سکتی ہیں۔ وہ لڑکیاں جن کی طرف سے اُن کی ماؤں نے غفلت کی ہے۔ اور نیک تعلیم حاصل کرنے کی انہیں ترغیب نہیں دی وہ اکثر ایسے سکول میں تعلیم حاصل کرنے لگتی ہیں جس کا پرنسپل شیطان ہے اور جہالت و صحبتیں اور نفس پرستی استاد ہیں۔ تو کیا ایسی لڑکیاں کبھی نیک مائیں بن سکتی ہیں ہرگز نہیں بلکہ ملک کی تباہی کا باعث ٹھہرتی ہیں۔

مائیں اپنی لڑکیوں کو بُری صحبت سے بچائیں اور ایسے سکول میں انہیں تعلیم حاصل کرنے کی مطلق اجازت نہ دیں بلکہ انہیں گناہ اور دنیا کی برائیوں سے آگاہ کریں۔ اگر وہ اپنی لڑکیوں کو خود یہ باتیں نہ سکھلائیں گی جو کہ اُن کے لئے مفید ہیں تو وہ اسے اُن سے سیکھیں گی جو کہ ان کو اس طرح پیار نہیں کرتے جیسا کہ مائیں کرتی ہیں۔ اور اس حالت میں وہ تباہ ہو جائیں گی۔ کون اُن کی روحوں کا ذمہ دار ہوگا؟۔ بد صحبتیں انہیں برباد کر دیں گی۔ لڑکیاں اور خاص کر نوجوان لڑکیاں اپنی قدرتی خفیہ باتوں کو سمجھنے کے لئے اپنے میں ایک بڑی خواہش رکھتی ہیں لیکن اگر وہ چھوڑ دی جائیں کہ خود سیکھیں تو وہ علم جو حاصل کریں گی اُن کے لئے موثر نہ ہوگا۔ بلکہ وہ علم جہالت پر بھی فوقیت لیجائیگا۔ یہ خیال مت کرو کہ ہماری لڑکیاں نیک ہیں کیونکہ بہت سی مضبوط لڑکیاں بھی آزمائش کے وقت آگے گر پڑتی ہیں۔

بہت سی عورتیں جو اپنی صحت کو کھو بیٹھتی ہیں وہ اپنی گذشتہ زندگیوں پر نظر ڈالیں۔ اور سالہا سال کی تکلیفات پر غور کریں جو کہ علم کے نہ ہونے سے ظہور میں آئیں تو یہ بات منکشف ہو جائے گی۔ کہ علم ایک لابد امر ہے جو کہ نسوان کے لئے ضروری ہے۔ بہت سی لڑکیاں سن بلوغت کو پہونچ کر اپنی صحت کو خراب کر لیتی ہیں ایسے کاموں سے جو کہ زیادہ تر جہالت پر منحصر ہیں۔ جبکہ جہالت کا ایک دقیقہ ہماری خوش زندگی کی بہار کو ایک دم میں برباد کر دیتا ہے اور تندرست جسم کو نکما بنا دیتا ہے تو کیا ہم عورتوں کو تعلیم سے بے بہرہ رکھینگی ہرگز نہیں۔ بلکہ جہاں تک وسع نیک تعلیم دینے کی کوشش کریں جس سے ملک کی بہتری اور اُن کی جانوں کا فائدہ ہو۔

راقم خاکسار جارج طالش نائب لودیانوی

کفارہ کی ضرورت

اوّل معنے پر بحث۔ اول لفظ کا کفارہ معرب ہے عبرانی لفظ כפר کوفر کا اصل میں عبرانی و عربی دونوں زبانیں میں ان کے مخرج و مصدر ایک ہی ہیں۔ عبرانی زبان میں لفظ کوفر کے لغوی معنے ہیں چھپانا اور مذہبی اصطلاع میں معنے ہیں گناہوں کو چھپانیوالا کفارہ کے لئے جو قربانیاں گذرانی جاتی تھیں ان کی ریت و رسم اور گذرانیکا دستور مفصل طور پر توریت کی کتاب مسمیٰ احبار وغیرہ میں درج ہے۔ مجملاً یہ کہ گنہگار انسان اپنی خطا کے کفارہ یعنی ڈہاپنے کے لئے ایک بے عیب برہ یا مینڈھا لیوے اور اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے جس کا مطلب یہ ہو۔ کہ میں اپنے گناہ اس پر رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کے لئے اس کو دیتا ہوں اور اس کو کاہن کے پاس لیجاوے اور کاہن اُس جانور کو ذبح کرے اور اُس کا لہو ذبح پر چھڑکے۔ اور اس انسان کے لئے کفارہ دیوے یعنے اس سے اُس کے گناہ چھپائے جاویں دیکھو احبار ۹ : ۷ چھپانے سے مراد یہ ہے کہ ہم سب کے گناہ اگرچہ ایک دوسرے کے سامنے چھپے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے اصلی و دلی حالات سے واقف نہیں ہیں مگر تو بھی خدا کے سامنے جو دل اور گردوں کا جاننے والا ہے ننگے ہیں۔ اس لئے خدا اپنے فضل سے ہمارے لئے ایک کامل کفارہ تیار کرتا ہے جس کو قبول کرنے سے ہمارا گناہ ڈھنپ جاتا ہے اور خدا ہم پر نہیں بلکہ اس کفارہ پر نظر کر کے ہم کو مقدس قرار دیتا ہے۔

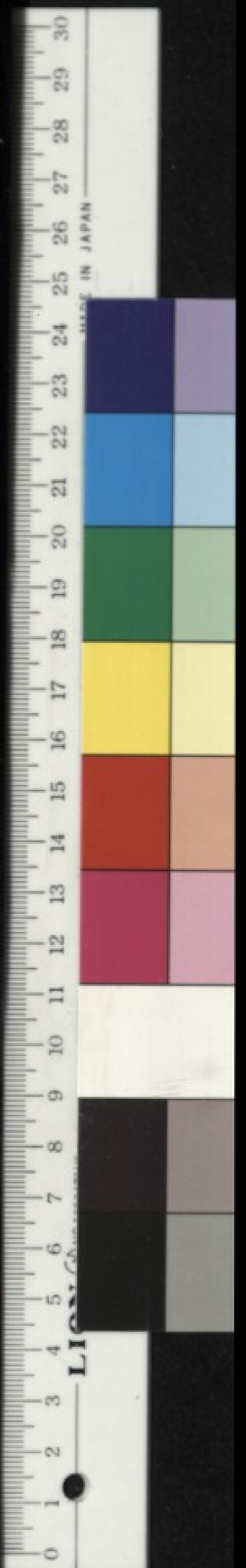
عربی زبان میں بھی لفظ کفارہ کے معنے چھپانا ہے اور اصطلاحی معنے گناہوں کا چھپانیوالا ہے۔ دیکھو غیاث اللغات لفظ کفارہ بالفتح و تشدید فا پوشندہ گناہاں و آں بدل خیانت باشد مثلاً در شکستن قسم و خوردن روزہ معاد شدہ گناہ نمایند

انگریزی زبان میں کفارہ کے لئے لفظ اٹونمنٹ ہے یہ لفظ مرکب ہے تین لفظوں At - one - ment سے جس کے لغوی معنے ہیں ایک ہو جانا۔ اصطلاحی معنے ہیں انسان کا جو اپنے گناہوں کے سبب سے خدا سے الگ ہو گیا ہے۔ خدا سے ایک ہو جانا۔ انسان کی پیدائش سے خدا کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کی مرضی کے مطابق چلے اور اُس کے جلال کو ظاہر کرے۔ مگر گناہ کے سبب سے انسان خدا کے اس مقصد کو پورا نہیں کرتا ہے اس لئے اُس کی رفاقت سے علیحدہ رہتا ہے کفارہ کے سبب سے وہ خدا کیساتھ میل حاصل کرتا ہے کیونکہ خدا اپنے فضل سے اس کے گناہوں کو معاف کرتا اور اس کو اپنی روح سے پاک کر کے اپنی رفاقت میں لیتا ہے۔

سنسکرت زبان میں کفارہ کے لئے لفظ بلی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ کمزور کا زور آور کو ڈنڈیا۔ یعنی بھینٹ یا قربانی دینا تاکہ اُس کی سزا و آفت سے بچا رہے اسواسطے جانوروں و انسانوں کی قربانی دیجاتی تھی۔ تاکہ عذاب و آفت سے جو بدی کے سبب سے زور آور کی طرف سے کمزور پر آتی ہے محفوظ رہیں اور اس کام کو کہا جاتا ہے بلیدان اس مذکورہ بالا الفاظ و اصطلاحوں و معنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کا مطلب و مقصد و مفہوم سب قوموں میں پایا جاتا ہے۔

کفارہ کی قدامت

دوسرا حصہ۔ عام لوگوں کا کیا بلکہ اہل اسلام و اہل ہنود کے بزرگوں و عالموں کا یہ خیال ہے کہ عیسائیوں نے کفارہ کی نئی من گھڑت تعلیم نکالی ہے نہ تو کسی نبی نے یہ تعلیم دی ہے اور نہ کسی مذہبی کتاب میں یہ درج ہے کہ ایک





شخص کے مارے جانے سے بہتوں کے گناہ بخشے جائیں یہ تعلیم نہ تو تورات زبور وصحف انبیا میں ہے اور نہ کسی دوسری مذہب کی کتابوں میں ہے بلکہ یہ تعلیم کفارہ کی ایک انوکھی اور بیوقوفی کی تعلیم ہو جو قوانین قدرت کے خلاف ہو کہ ایک انسان کے یا جانور کے جان دینے سے اوروں کا بھلا ہو۔ بلکہ عقل وقوانین قدرت کے نزدیک سچی تعلیم یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنے گناہوں کا حامل ہووے نہ کوئی اور

اب ہم نے دریافت کرنا ہے کہ آیا تعلیم کفارہ کی جیسا کہ انجیل میں درج ہے صرف مسیح اور اس کے رسولوں کی اختراع ہو۔ یا کہ کل نبیوں کی تعلیم ہے اور یہ کہ شروع عالم سے خدا نے ہر ایک قوم کی ریت ورسم اور ان کے مذہبی خیالات اور ان کی مذہبی کتابوں میں درج ہے۔ تورات وزبور کو اگرچہ عیسائی الہامی مانتے ہیں۔ مگر حقیقتاً یہ یہودیوں کی مذہبی کتابیں ہیں۔ جو کہ انجیل کے اور مسیح کے مخالف ہیں۔ اُن میں برابر یہ تعلیم کفارہ کی درج ہے۔

پیدائش کے شروع میں آدم کے دو بیٹوں قائن اور ہابل نے خدا کے سامنے نذر گذرانی۔ قائن اپنے کھیت کے حاصلات میں سے نذر لایا۔ اور ہابل اپنی بھیڑ بکریوں میں سے ایک برہ قربانی کے لئے خدا کے حضور لایا۔ اور لکھا ہے کہ خدا نے ہابل کی نذر منظور کی کیونکہ وہ ایمان کیساتھ لایا تھا۔ مگر خدا نے قائن کو اور اس کی نذر کو نامنظور کیا۔ اور ہابل کا ایمان اُس میں تھا کہ وہ جانتا تھا کہ گناہوں کی معافی غلہ یا اناج گذرانتے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ گناہوں کا کفارہ لہو بہانا ہے جو کہ خدا کو منظور ہے سو وہ منظور ہوا۔

پھر لکھا ہو کہ طوفان کے بعد نوح نے ایک قربان گاہ بنائی اور اُس پر پاک اور بے عیب جانوروں کو ذبح کیا اور اپنی اور اپنے خاندان کے لئے قربانی گذرانی دیکھو پیدائش ۸: ۲۰۔ ۲۲۔ ”تب خدا نے خوشنودی کی بو سونگھی اور نوح کو برکت دی“ پھر ابراہام۔ اضحاق۔ اور یعقوب خدا کے حضور پاک جانوروں کی قربانیاں گذرانتے رہے۔ پھر خروج اور احبار کی کتابیں قربانیوں کے گذرانے کا مفصل دستور اور طریق بتلایا گیا ہے کہ ہر ایک خطاکار انسان اپنے گناہوں کی معافی کے لئے ایک برہ یا بچھڑا یا قمریوں کا یا کبوتروں کا جوڑا لاوے اور اپنا ہاتھ اُس پر رکھے اور قربانی ہونے کے لئے کاہن کے سپرد کرے اور کاہن اُن کو ذبح کرکے لہو مذبح پر چھڑکے اور بدن کو مذبح پر جلاوے یا کھاوے۔ اس کے بعد خروج ۱۲ باب میں فسح کے برہ کا ذبح کرنے کا دستور اور اس کے لہو کو چوکھٹوں پر لگانے کا صاف حکم ہے کہ موت کا فرشتہ جس گھر کی دہلیز پر خون کا نشان دیکھیگا اُس کا پلوٹھا بچہ بچ رہیگا اور جس کے دروازہ پر خون کا نشان نہ ہوگا وہ مارا جاویگا۔ اسی عید کی نقل یا تقلید مسلمانوں کی عید الضحٰے ہے اور جو شرائط وقیود اس قربانی کے وقت عید فسح میں ہوتے تھے۔ وہی ٹھیک ٹھیک مسلمانوں میں بھی مروج ہیں اور انجیل میں لکھا ہے کہ یہ عید فسح کا برہ۔ برہ خدا یعنی مسیح کی قربانی کا خاص نشان تھا۔ آخرکار تورات کی کتاب احبار ۱۷: ۱۱ میں صاف صاف لکھا ہے کہ ”وہ چیز جس سے انسان کی جان کا کفارہ ہوتا ہے سو لہو ہے“۔ اس آیت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ وہ چیز جس سے انسان کے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ نہ نقد روپیہ دان کرنا یا غلہ یا کپڑا دینا ہے یا کسی قسم کی بخشش یا روزہ یا نماز یا حج ہے بلکہ جس چیز سے کفارہ ہوتا سو لہو ہے۔

اور اس کا سبب بھی لکھا ہوا ہے کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے سو میں نے مذبح پر تم کو دیا ہے کہ گناہوں کا کفارہ ہووے“۔

پھر پیشین گوئی کے طور پر زبور میں لکھا ہے کہ بکروں اور بچھڑوں کا لہو اصلی کفارہ کی جو مسیح کے لہو سے ہی علامت ہیں۔ یہ موقوف ہوجاویگی دیکھو زبور ۴۰۔ ۵۔ ۱۰۔ ”اے خداوند میرے خدا تیری عجائب قدرتیں جو تو نے کر دکھلائیں بہت سی ہیں ممکن نہیں کہ ترتیب کیساتھ تیری حضور میں گنے جاویں۔ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نے نہیں چاہا۔ سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کا تو طالب نہیں۔ تب میں نے کہا دیکھ میں آتا ہوں کتاب کے دفتر میں میرے حق میں لکھا ہو اے میرے خدا میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں وغیرہ“۔ ان آیتوں کا مطلب صاف ہو کہ پیشین گوئی کے طور پر داؤد یہ بیان کرتا ہے کہ ذبیحہ اور ہدیہ اور قربانی جو شریعت کے طور پر کی جاتی ہیں۔ موقوف ہونگی۔ اور نجات دینے اور کفارہ ہونے کے لئے ایک شخص خدا سے مخصوص کیا جاتا جو کہتا ہے کہ دیکھ میں آتا ہوں کہ تیری مرضی بجالاؤں۔ پھر یسعیاہ ۵۳: ۴-۱۲ تک مسیح کے پیدا ہونے مغلوب ہونے گناہوں کے لئے کفارہ دینے اور ہمارے لئے گھایل کئے جانے اور برہ بے عیب کی طرح ذبح کئے جانے شریروں کے درمیان لٹکائے جانے دولتمندوں کے درمیان دفن ہونے زندہ ہونے آسمان پر جانے اور زمین پر اُس کی راہ نجات کے پھیلنے اور لوگوں کے اس پر ایمان لانیکا ایسا صاف صاف بیان ہے کہ کچھ شک وشبہ نہیں رہتا کہ مسیح وہی مصلوب برہ ہے جو ہمارے گناہوں کے لئے گھایل کیا گیا۔ اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا۔ اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُس پر لادی۔ جو کوئی چاہے یسعیاہ ۵۳ باب پڑھ لے اور دیکھ لیوے۔

پھر دانیل کو خدا اس کی دعا کے جواب میں مسیح کا کام بلکہ اُس کے پیدا ہونے کا وقت اور مصلوب ہونیکا زمانہ اور یہ بھی کہ وہ اپنے لئے نہیں بلکہ ہمارے لئے اور ہمارے گناہوں کے لئے مارا جائیگا اور ہدیہ اور قربانی جو بکروں اور بچھڑوں کی دیجاتی ہیں۔ موقوف ہوجاویں گی صاف صاف بتلاتا ہے دیکھو دانیل ۹۔ ۲۰۔ ۲۷۔ اب مسیح اور اس کے رسول بھی انجیل میں یہی دعوٰی کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نبیوں کی کتابوں کے موافق مارا گیا جی اُٹھا اور گناہوں کیلئے کفارہ ہوا۔ جیسا کہ مقدس نبیوں نے سینکڑوں بلکہ ہزاروں برس پیشتر خبر دی تھی۔ دیکھو لوقا ۲۴: ۲۵-۲۷۔ ”تب اُس نے (مسیح نے) ان سے کہا کہ اے نادانو اور نبیوں کی باتوں کے ماننے میں سست مزاجو کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہ دکھ

اٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل ہو اور موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کرکے وہ باتیں جو سب کتابوں میں اُس کے حق میں ہیں ان کے لئے تفسیر کی"۔

پھر دیکھو اعمال ۱۷: ۲۔۳ اور پولوس اپنے دستور پر اُن کے پاس اندر گیا اور تین سبتوں میں نوشتوں کی باتوں کا چرچا اُن کے ساتھ کیا کہ اُن کا بھید کھولتا اور دلیل لا کے کہتا تھا کہ ضرور تھا کہ مسیح دکھ اٹھاوے (مارا جاوے) اور مردوں میں سے جی اُٹھے اور یہ یسوع جس کی میں تمہیں منادی کرتا ہوں وہی مسیح ہے"۔

اب شاید کوئی شخص کہیگا کہ جناب یہ کفارہ کا ثبوت تو آپ اپنی ہی مذہبی کتابوں سے دے رہے ہیں اور قوموں کے مذہبوں اور ریت و رسم کا تو اس میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے جناب میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ توریت و زبور و صحف انبیا کو اگرچہ ہم خدا کا کلام مانتے ہیں مگر وہ بھی حقیقتاً وہ یہودیوں کی مذہبی کتابیں ہیں جو کہ عیسائیوں کے مخالف ہیں اسواسطے یہ غیر مذہب کی گواہی ہی مسیحی عقیدہ کے اور ماسوا اس کے جس طرح سے کہ عیسائی توریت و زبور و صحف انبیا کو خدا کا کلام قبول کرتے ہیں ویسا ہی اہل اسلام بھی ان کو منجانب اللہ مانتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ ان گواہیوں اور دلیلوں کو رد کریں جیسا ہمارے لئے مستند ہیں ویسا ہی ان کے لئے کیونکہ وہ اُن کو منجانب اللہ مانتے ہیں اگر وہ کہیں کہ وہ کتابیں تبدیل ہوگئی ہیں۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہودیوں نے عیسائیوں کی خاطر اپنی کتابوں میں کفارہ کی تعلیم درج کردی جو کہ عیسائیوں کے سخت دشمن ہیں یہ ناممکن بات ہے کیا ہوسکتا ہے کہ مسلمان عیسائیوں یا ہندوؤں کی خاطر اپنی مذہبی کتاب کو جسے وہ خدا کا کلام مانتے ہیں تبدیل کریں اور ساری دنیا کے مسلمان متفق ہوکر قرآن میں ایسی تبدیلی کریں جو ہندوؤں یا عیسائیوں کے حسب منشا ہو۔ اگر نہیں ہوسکتا تو کیا عیسائیوں نے زبردستی یا چوری چوری یہودیوں کی مذہبی کتابیں جن کو خدا کا کلام مانتے ہیں اپنی منشا کے مطابق بدل ڈالیں یہ اس سے بھی زیادہ ناممکن ہے پس ثابت ہوا کہ توریت و زبور و صحف انبیا ویسی ہی ٹھیک ٹھیک موجود ہیں جیسے کہ نازل ہوئی تھیں۔ اور چونکہ ثبوت کیا گیا کہ کفارہ کی تعلیم اُن کتابوں میں موجود ہے تو یہ ویسی ہی مسلمانوں کے لئے قابل پذیرائی ہیں جیسا کہ عیسائیوں کے لئے اگر وہ نہ مانیں تو یہ اُن کی ہٹ دھرمی اور بیجا تعصب ہے جس کا جواب خدا کے سامنے کچھ نہیں دے سکیں گے۔

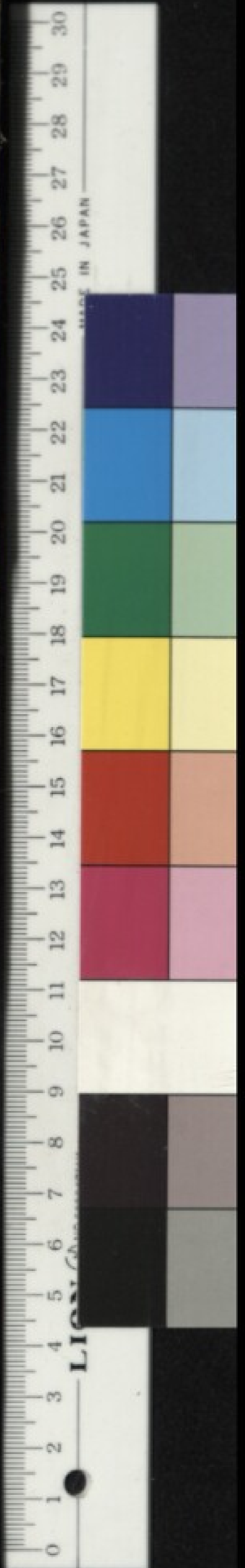
اب دوسرے مذہبوں کی حالت پر غور کیجئے کہ کیونکر اُن میں کفارہ کی رسمیں اور تعلیم پائی جاتی ہیں۔ تواریخ کلیسیا مصنفہ ڈاکٹر مسٹ ہام صاحب متوطن جرمنی سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی، رومی، مصری اور یورپ کی دیگر قومیں مسیحی ہونے سے پیشتر اپنے اپنے دیوتاؤں کے لئے قربانی گذرانتے تھے۔ اور گناہوں کی معافی اور بلاؤں کے ٹالنے کے لئے۔ اور دیوتاؤں سے برکتیں حاصل کرنے کے لئے اُن کے سامنے قربانیاں گذرانی جاتی تھیں۔ چنانچہ انجیل میں بھی ذکر ہے کہ جب پولوس اور برنباس ایشیائے کوچک میں منادی کرنے گئے۔ اور لسترہ شہر میں ایک لنگڑے کو خدا کی قدرت اور خداوند یسوع مسیح کے نام سے چنگا کیا وہاں کے لوگوں نے یہ معجزہ دیکھکر خیال کیا کہ زیوس اور ہرمیس (اُن کے دیوتاؤں کے نام تھے) آدمی کے بھیس میں ہم پر اُتر آئے ہیں اور اس جگہ کے پجاری نے اور لوگوں کے ساتھ مل کر بیل اور پھولوں کے ہار لاکر چاہا کہ پولوس رسول اور برنباس کے سامنے قربانی گذرانیں اور پولوس نے بڑی مشکل سے اس کام سے لوگوں کو روکا دیکھو اعمال ۱۴: ۱۱۔۱۸ تک۔

اسی طرح سے ایشیا کے دیگر ملکوں۔ مثلاً۔ چین ہندوستان۔ ایران۔ جاپان وغیرہ ممالک میں قربانیاں گذرانی جاتی تھیں۔ اور وہ اپنی قربانیوں سے یہ ظاہر کرتے تھے۔ کہ گناہوں کی معافی اور بلا کا ٹلنا اور برکتوں کے حاصل کرنے کا وسیلہ بھی ہیں اور یہ شروع پیدائش سے تمام بنی آدم اور قوموں کی سرشت میں ڈالا گیا۔ کہ بغیر لہو بہائے گناہوں کی معافی نہیں ہوسکتی ہے اگرچہ غلطی سے قوموں نے اس اعلیٰ مقصد کو پیچھے سے کھو دیا جس طرح سے خدا کی اور بہت سی برکتوں کو گناہ کے سبب سے کھو دیا

اب ہم خاصکر اہل ہنود کی مذہبی کتابوں اور ان کی ریت و رسم اور مذہبی عقائد کی طرف نظر کرینگے جن میں یہ مقولہ بڑے زور سے مروج ہے (جیو رکھشیا پرم دھرماں) یعنے جیو کا رکھیا کرنا خاص دھرم ہے اور بعض آج کل کے نئے ہندو یا آریا جانوروں کو مارنا یا گوشت کھانے کو سخت بے رحمی اور بے دھرمی جانتے ہیں۔ آیا اُن کی کتابوں اور ریت و رسم کے بموجب سچ مچ جیو ونکو مارنا اور گوشت نہ کھانا یا قربانی نہ کرنا قدیم الایام سے مروج تھا۔ یا آجکل کے چند ہندوؤں یا آریہ سماجیوں کا یہ عقیدہ ہوگیا ہے کہ (جیو رکھشیا پرم دھرما) یورپ کے کل عالم سنسکرت مثلاً پروفیسر میکسمولر و جانسن صاحبان اس بات پر متفق ہیں کہ ویدوں میں عناصر پرستی و قربانی دونوں کا ذکر ہے۔

ایک یورپین پر تپنچہ فایر

افسوس ہے کہ گذشتہ سہ شنبہ کی شام کو مسٹر اے۔ اے بیسی جو ایک یوروپین دلال ہے اور پہلے جنوبی ہند میں انجینیر تھا جبکہ وہ ایک دوست کے ساتھ پیادہ سٹیشن سے نکل کر سرکلر روڈ پر آیا تو پیچھے سے پستول سر ہونے کی آواز آئی اور گولی داہنی کنپٹی کو چھیلتی ہوئی نکل گئی۔ بیسی زمین پر گر پڑا اور دو اور گولیاں سر ہوئیں۔ مگر خوش قسمتی سے اُن سے کسی کو گزند نہ پہونچا۔ بیسی کا ساتھی اس قدر گھبرا گیا تھا کہ وہ پستول چلانے والے سیاہ فام لڑکے کو گرفتار نہ کر سکا جو غالباً ۱۵ سال کی عمر کا ہوگا۔ بیسی کو ہوش آنے پر اسے گھر پہونچایا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلکتہ کا انارکسٹ گروہ بے گناہوں کی جان لینے کے قابل نفرت کام میں بدستور مشغول ہے۔



انتخاب الاخبارات

امرتسر کیلئے ایک لاکھ کا عطیہ

نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ہندو سبھا کے ایڈریس کے جواب میں اہل امرتسر کی وفاداری اور رفاہ عام میں ان کی فیاضی کی داد دی اور سبھا نے ہز آنر کی تشریف آوری کی یادگار میں ایک نقرئی تمغہ ہر سال ہندو سبھا سکول کے اس لڑکے کو دینا تجویز کیا ہے جو مدرسہ مذکور سے امتحان میں اوّل رہے ہز آنر نے اپنے نام سے "ڈین میڈل" موسوم کیا جانا منظور فرمایا۔ اور کہا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہو کہ ملیریا کے موسم میں ہم کچھ امداد شہر والوں کی کر سکے۔ اب ہم نے امرتسر کیلئے ایک ہیلتھ آفیسر کا عہدہ منظور کیا ہے۔

خوشی اس بات کی ہے کہ وہ آفیسر اسی شہر کا باشندہ اور نہایت اعلیٰ قابلیت کا ڈاکٹر ہے ہمیں یقین ہو کہ ڈاکٹر ڈھینگرہ اس مرض کے اصلی اسباب دریافت کریں گے۔ اور پھر ملیریا کو نہ پھیلنے دیں گے اور شہر کے حفظان صحت کو ترقی دیں گے اور امرتسر کے لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ڈاکٹر ملونی جیسا قابل سول سرجن رکھتے ہیں جو علم میں ید طولیٰ رکھتے ہیں تاہم شہر میں سول سرجن اور ہیلتھ آفیسر دونوں کی گنجائش ہو آجکل سائنس کا دور دورہ ہے اس لئے پہلے ہم کو مرض کی تشخیص کرنی چاہئے اور بعد میں علاج۔

شہر کے گرد جو نشیبی زمینیں ہیں ان کے پُر کرنے اور شہر کی صفائی کے انتظام کی درستی کے لئے ہم نے ایک لاکھ روپیہ کی امداد منظور کی ہے۔

ماہ اپریل میں ہم یہاں پھر آئیں گے اور اُمید ہے کہ اسوقت صفائی کا انتظام بہت اچھا دیکھنے میں آئیگا۔ ہم کو خوشی ہو کہ میونسپل کمیٹی کے پاس ۳ لاکھ روپے کے قریب ہے اور ہماری نصیحت باشندگان امرتسر کو یہ ہے کہ پہلے اپنے مکانوں کو ٹھیک کریں تاکہ وہ تندرست رہیں۔ مکانوں کی آرائش کا خیال بعد میں کریں۔

ادنیٰ ذاتیں

۱۸ ماہ حال کو بمبئی میں ادنے ہندو ذاتوں کے متعلق زیر صدارت مسٹر گوکھلے ایک عالیشان جلسہ ہوا جس میں مسٹر ایم۔ جی صوبے دار اور مسٹر چندرا ورکر وغیرہ نے تقریریں کرتے ہوئے اعلےٰ ذاتوں کی توجہ ادنیٰ ذاتوں کی طرف اُٹھانے کی طرف دلائی۔ اخیر میں مسٹر گوکھلے نے بحیثیت پریسیڈنٹ ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس کا لب لباب یہ ہے۔

ہماری ۲۱ یا ۲۲ کروڑ آبادی میں سے پانچ کروڑ ادنیٰ ذاتیں ہیں جو کہ ہمارے لئے ایک بدنما دھبہ ہے اور اسوقت زور سے یہ مشکل ہمارے سامنے پیش ہو رہی ہے کہ کس طرح ان رذیل قوموں کو اُٹھایا جاوے یہ نہایت یاس انگیز نظارہ ہے کہ باوجود یونیورسٹی طریقہ تعلیم کو رائج ہوئے پچاس سال گذر چکے ہیں۔ مگر یہ قومیں اسی حالت پستی میں ہیں جس طرح کہ پہلے تھیں اس کی وجہ ان میں سپرٹ کی کمی اور پبلک لائف سے تنہائی وغیرہ ہے اور ان کی یہ ادھوگتی ہم کو پچاس سالہ تعلیم کے بعد محسوس ہونے لگی ہے۔ ان میں حب الوطنی کا جوش ہونا چاہئے اور وہ جوش پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ غلط رستہ کو نہ چھوڑ دیں۔ ذات پات کی قیود کو توڑنے اور باہمی رشتہ ناطہ کرنے کے متعلق اس پلیٹ فارم سے کئی دفعہ گونج اُٹھ چکی ہے۔ لیکن یہ آواز اُن کو اس کے عمل کے لئے مدد نہیں دیسکی یہ تین ضروری باتیں جلد عمل میں آنی چاہئیں تعلیم صنعتی اور سوشیل کام اس وقت اعلےٰ ذاتیں ان کو اپنے ساتھ شامل کرنا تو درکنار ان کے ساتھ چھونا بھی نہیں چاہتی ہیں لیکن جب ان میں تعلیم پھیل جاوے گی اور صنعت وحرفت ان کے ہاتھ میں ہو جائے گی۔ اس وقت سوسائٹی خود بخود ان کو اپنے ساتھ شامل کرنے پر مجبور ہوگی جن ادنیٰ ذاتوں کو لوگ پہلے چھونا نہیں چاہتے تھے ان کے عیسائی ہو جانے پر ان سے مصافحہ کرنا باعث فخر خیال کرتے ہیں عیسائی پہلے ان کو تعلیم دیتے ہیں پھر کسی اعلیٰ پیشہ پر لگاتے ہیں جس سے سوسائٹی کو خواہ مخواہ ان سے ملنا پڑتا ہے

اخیر میں آپ نے انسانیت اور انسانی ہمدردی کیلئے اپیل کرکے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

زلزلوں کا سلسلہ

۲۳ جنوری کو لارستان واقعہ ایران میں سخت زلزلہ آیا۔ ۶۰ دیہات برباد ہوئے اور بعض زمین میں غرق ہو گئے ۶ ہزار آدمی ضائع ہوئے اور اس سے دو چند تعداد مویشیوں کی نابود ہوئی۔ تباہ شدہ لوگ جو زندہ بچے بروجرد میں پناہ گزیں ہوئے ہیں اور گورنمنٹ سے امداد کے خواستگار ہیں

سمرنا میں ۱۷ فروری کو سخت زلزلہ محسوس ہوا کئی مکانات منہدم ہوئے گرجاؤں کی خبر ہی پورٹو ریکو میں بھی کئی جھٹکے محسوس ہوئے مگر نقصان خفیف تھا۔

آسٹریا و بلگیریا کا معاہدہ

آسٹریا و بلگیریا کے درمیان جو خفیہ معاہدہ ہوا تھا اُس کی دفعات حسب ذیل تھیں۔

(۱) جب بلگیریا خودمختیاری کا اعلان کریگا تو آسٹریا۔ صوبجات بوسینیا و ہرزیگوینا کے الحاق کا اعلان شایع کریگا۔

(۲) جب ٹرکی کی طرف سے بلگیریا کے خلاف اعلان جنگ ہو تو آسٹریا کی فوج فی الفور مقدونیہ میں داخل ہوگی۔

(۳) جب ترک آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کریں گے تو بلگیریا اڈریانوپل پر حملہ آور ہوگا اور مقدونیہ میں بلگاری ہنگامہ پردازوں کے ذریعہ سے فتنہ وفساد برپا کریگا۔

(۴) اگر سرویا آسٹریا پر حملہ آور ہوگا تو بلگیریا کی فوج پیرٹ میں داخل ہوگی اور نیش کی طرف پیش قدمی کریگا۔

(۵) جنگ کے بعد جب یورپ کی بین قومی کانفرنس منعقد

ہوگی تو مسٹر پال اس کے اجلاس میں تحریک کریگا کہ مغربی [illegible] کا الحاق بنگیہ پاسے کیا جائے۔

اٹاوہ کا مقدمہ جعلسازی

مسٹر مارشل سشن جج مین پوری نے اٹاوہ کے مقدمہ جعل کا دو شنبہ گزشتہ کو فیصلہ سنایا جس میں ایک شخص مسمی خلیل پر یہ الزام تھا کہ اس نے بابو نوبتادر سنگھ وکیل اور کئی ایک ہندو رئیسوں کو باغی بکار ثابت کرنے کے لئے اُن کے جعلی دستخط بنائے اور جعلی چٹھیاں مختلف مقامات سے اُن کے نام کی لکھوا کر جن میں باغیانہ مضمون تھے منگوائیں اور پھر مخبری کر کے ان کو جلاوطن کرانے کی کوشش کی تھی کہ مقامی حکام دھوکہ میں آکر جلاوطنی کا بندوبست کر چکے تھے مگر گورنمنٹ کی بیدار مغزی سے چند اعلیٰ افسران کو تحقیقات کا حکم دیا گیا اس وقت تمام راز کھلا خلیل پر دو جرم یہ لگائے گئے تھے کہ اُسنے گورنمنٹ خفیہ سروس سے روپیہ دھوکہ دیکر حاصل کیا اور جعل بنایا اور جھوٹی شہادت دی اس نیت سے کہ بعض بیگناہ آدمیوں کو ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کی سازش کے جرم میں سزا ملجائے خلیل کو ۱۴ سال قید بعبور دریائے شور کی سزا ملی۔

بلوہ

موضع کوٹا کوٹہ ضلع گنٹور واقع مدراس میں شیوراتری کے روز سخت ہنگامہ برپا ہوا جبکہ شیوجی کے مندر میں بڑا بھاری ہجوم تھا ایک کانسٹبل نے ایک بیل کو سنگین سے زخمی کیا اس سے لوگوں کو بہت غصہ آیا اور کانسٹبل پر حملہ کیا۔ دیگر پولیس مین کانسٹبل کی مدد کو آئے پھر تو پولیسمینوں اور عام لوگوں کے درمیان خوب جنگ ہوئی کئی کانسٹبل اور کئی آدمی مارے گئے پولیس نے بندوقوں کے ہوا میں فیر کئے لوگوں نے پتھر برسائے آخر کار پولیس والے اپنی بندوقیں چھوڑ کر بھاگ گئے اور بعض نے اپنی وردیاں اُتار کر پھینک دیں تاکہ شناخت نہ کئے جاویں۔ ایک پارسی ڈویژنل آفیسر مسٹر گرشنا اور تحصیلدار بال بال بچ گئے مسٹر صوبے رائو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا خیمہ بلوائیوں نے جلا دیا۔ اور اس کے سخت چوٹیں آئیں شفاخانہ میں اُس کی حالت نازک ہے۔ اس کے بعد بلوائیوں نے کئی بازاروں کو لوٹ لیا اور آگ لگادی۔

کابل میں قلت زر

افغانستان میں ننگرہ کے شنواری اور خوگیانی قوموں نے دو تین سال سے مالیہ ادا نہیں کیا ہے یہ لوگ اعلےٰ درجہ کی بندوقوں سے مسلح ہیں اور افغان حکام ان سے بجبر مالیہ وصول کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے ہیں۔ یہی حالت جنوبی افغانستان کی ہے جو کچھ آمدنی ہوا شیائے تجارت پر چونگی کی ہے ۱½ لاکھ روپیہ ماہوار وظیفہ جو ہندوستان سے ملتا ہے امیر عبدالرحمن خان نے جو بیشمار دولت جمع کی تھی کہتے ہیں کہ وہ سب خرچ ہو چکی ہے زیادہ تر روپیہ آلات حرب کی خرید اور ورکشاپ کی کلوں پر صرف ہوا۔ اور جدید محل کی تعمیرات پر بہت کچھ خرچ ہوا احکام جاری ہوئے ہیں کہ تجارتی قافلوں کی تلاشی بڑی احتیاط سے لی جائے تمام یورپین کاریگروں کو امیر صاحب نے برخاست کر دیا ہے بجز ایک کے۔ کانوں کے کھودنے کی سکیم ترک کر دیگئی۔ ورکشاپ میں صرف بندوقیں اور کارتوس تیار ہوتے ہیں۔ لیکن جب سے مسقط کی راہ سے بندوقیں سستی ملنے لگی ہیں کابلی بندوقوں کی قدر کم ہوگئی ہے

مسلمان کس طرح ترقی کرسکتے ہیں

شیخ عبدالقادر صاحب پیسہ اخبار میں لکھتے ہیں کہ آجکل کے زمانہ میں کسی قوم کو خیال تک بھی نہیں ہے کہ مسلمان کبھی ترقی کریں گے نہیں ہم ترقی کر سکتے ہیں جبکہ اس کے نسخے ہمارے پاس موجود ہیں لیکن ہم میں ایسے نقائص پیدا ہوگئے ہیں جو ہم کو دن بدن تنزل کے گڑھے میں گرا رہے ہیں مثلاً نااتفاقی وغیرہ جن کے سبب سے قوم کی حالت تباہ ہوگئی ہے عزیز ذلیل ہو گئے ہیں۔ شریف خاک میں مل گئے ہیں علم کا خاتمہ ہو چکا ہے دین کا صرف نام باقی ہے افلاس کی گھر گھر پکار ہے اخلاق بالکل بگڑ گئے ہیں اور بگڑتے جاتے ہیں تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے رسم و رواج کی بیڑی پاؤں میں پڑی ہے جہالت اور تقلید سب کی گردن پر سوار ہے امرا جو قوم کو بہت کچھ فایدہ پہونچا سکتے ہیں غافل اور بے پرواہ ہیں علما جن کو قوم کی اصلاح میں بڑا دخل ہے زمانہ کی ضرورتوں اور مصلحتوں سے ناواقف ہیں۔ ایسے وقت میں جس سے کچھ بن آئے سو بہتر ہے ورنہ ہم سب ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں اور ساری ناؤ کی سلامتی میں ہماری سلامتی ہے۔ بقول مولوی الطاف حسین حالی۔

یہی حال دنیا میں اس قوم کا ہے
بھنور میں جہاز آ کے جس کا گھرا ہے
کنارا ہے دور اور طوفان بپا ہے
گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے
نہیں لیتے کروٹ مگر اہل کشتی
پڑے سوتے ہیں بے خبر اہل کشتی

ارگن

سانپوں کی کھالیں

پچھلے دنوں یہ خبر دی گئی تھی کہ سانپوں کی کھالوں کی ایک نئی تجارت نکالی گئی ہے اور کہ کھال کی بہترین قیمت کے لئے زندہ سانپوں کی کھال کھینچی جاتی ہے وہ زیادہ ملائم اور کارآمد ہوتی ہے مسٹر اے چاٹرٹن صاحب مدراس کی صنعتوں و حرفتوں کے ڈائرکٹر ہیں انہوں نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بیشک سانپوں کی کھالیں شوق سے خریدی جاتی ہیں۔ اور لیڈیوں کی پیٹیوں اور بٹوؤں وغیرہ کے بنانے میں نہایت کارآمد ہیں لیکن صاحب موصوف یقین دلاتے ہیں کہ زندہ





سانپوں کی کھالیں کھینچنے کی بات بالکل غلط ہے وہ بتاتے ہیں کہ مدراس میں جہاں کوئی سانپ پکڑتے ہیں اُس کا منہہ کھولکر ایک چٹکی جوہر فسوار اُس میں ڈال دیتے ہیں اس سے سانپ فوراً مرجاتا ہے اور اسی وقت اس کی کھال اُتار لیجاتی ہے جس سے اُس کی نرمی ملائمت اور چمک میں کچھ بھی فرق نہیں آتا اور ہرچند اس تجارت کی بڑی قدر و قیمت ہو۔ لیکن تاہم بہت تنزل حالت میں ہو۔ ایسے ہی کوشش کرکے دیکھنا چاہتے ہیں کہ مچھلیوں کی کھالیں تجارت کے کام میں قدر پاتی ہیں یا نہیں اس کا تجربہ کھالوں کے ماہرین نے حال میں شروع کیا ہو اور نتیجہ کا انتظار ہے۔ عام

میڈیکل کانگریس

بمبئی میں میڈیکل کانگریس کا افتتاح بڑی رونق اور کامیابی سے کیا گیا ہو جس کی خبر گذشتہ ماہ سے معلوم تھی اور جس کی تیاریاں بڑے شوق سے کیجاتی تھیں یہ جلسہ عالمگیر کانگریس کا حضور گورنر بہادر کی تحریک سے کیا گیا ہے اور آپ ہی اس کے سرپرست ہیں۔ آپ ہی کی تاثیر اور کوشش سے اس میں کامیابی ہوئی کہ ہندوستان کے علاوہ ممالک یورپ اور امریکہ سے بھی چیدہ چیدہ اور مشہور ماہران فن ڈاکٹری تشریف لائے ہیں حضور گورنر نے گرم ممالک کے امراض کی روزافزوں ترقی کے قرار واقعی انسداد کی تدابیر کے لئے اس کانگریس کی ضرورت محسوس کی تھی مثلاً طاعون۔ انٹریک بخار۔ باری کا بخار ملیریا یعنے موسمی بخار زہریلے جاڑے۔ جن سے مہلک امراض کا خطرہ ہے جو امراض کو پھیلاتے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے ہیں اسہال۔ ہیضہ۔ پیچش۔ نیز حفظان صحت کے وسایل اور ہمہ قسم آلات و سامان ضروری کی نمایش بھی مدِنظر تھی چنانچہ کانگریس ہذا میں انہیں امور پر غور کرنا منظور ہے اور ایسے ضروری اور صحت انسانی کے عالمگیر فواید سے وابستہ امور ہیں کہ اکثر بڑے بڑے ڈاکٹران و ماہران فن نے کانگریس ہذا کی دعوت منظور کی اور بعض نے جو خود حاضر نہیں ہو سکے اپنے تجربات کے تحریری مضامین ارسال کئے امریکن جزائر فلپائن سے پروفیسر مسگریو صاحب بھیجے گئے ہیں نیز ڈاکٹری سائنس کے مسلّمہ استاد ہیں جاپانی پروفیسر شگیہ نے مرض اسہال کی بڑی تحقیقات کی ہو وہ بطور قائمقام جاپان کے آئے ہیں پروفیسر رانلڈ راس صاحب لیورپول کے مدرسہ ڈاکٹری کے مشہور استاد ہیں وہ ملیریا (موسمی بخار) کے متعلق اپنے قیمتی تجربوں کا فائدہ پہونچائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ اس کانگریس کے فواید اور ضرورتیں تمام ہندوستان میں قبول کی گئی ہیں اور انہیں فواید کے لئے گورنمنٹ بمبئی اور وہاں کی میونسپلٹی اور دیگر متمول باشندوں نے بڑی فیاضی اور دریادلی سے اس عالمگیر کانگریس کے اخراجات بہم پہونچائے ہیں اور ڈاکٹری پیشہ کے قریب تین ہزار پیروان نے داخلہ کے ٹکٹ خرید کے سرمایہ کی تقویت کی ہو اور تمام صوبجات ہند سے اس کی بابت چندہ وصول کیا گیا ہے اس کانگریس کے جلسہ کی افتتاحی رسم یونیورسٹی کے کانووکیشن حال میں ادا کی گئی ہے یہ تمام مکان حاضرین سے اٹ رہا تھا ہندوستانی ڈاکٹر بھی تعداد میں سینکڑوں ہی اور بعض چیدہ اور شوقین لیڈیاں بھی جلسہ میں موجود تھیں حضور گورنر نے کرسی صدارت پر کی سرجن جنرل سٹیونسن صاحب نے ابتدائی تقریر میں جو مختصر تھی حضور ممدوح سے التجا کی کہ اس نمایاں جلسہ کا افتتاح کریں حضور سر جارج کلارک صاحب بہادر نے ایک برجستہ تقریر میں اس جلسہ کی ضرورت بیان فرمائی اور گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں فن ڈاکٹری نے مختلف شاخوں میں جو ترقیاں اور ایجادیں کی ہیں اُن کا دلچسپ خاکہ نہایت خوبی اور وضاحت سے پیش کیا سنہ ۱۸۵۸ء میں پیرس کے پیسٹیور صاحب نے فن ہذا کے متعلق امراض کے جرموں اور کیڑوں کا اصول ایجاد کیا اور بڑے بڑے امراض کے علاج کیلئے ٹیکے کا طریق معلوم کیا اس ایجاد نے ڈاکٹری علاج کے اصول میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے جس سے لاکھوں انسانی جانوں کو بچایا گیا عظیم فایدہ ہوا ہے ہر ایک مرض کے کیڑے معلوم کئے جاتے ہیں اور اُن کیڑوں کے مارنے کے ذریعہ علاج قرار دئیے جاتے ہیں اس کے تجربے سائنس کے اصول پر ہر جگہ کئے جاتے ہیں اور ترقی کا ایک بڑا بھاری میدان دریافت کیا گیا ہے یہی بکٹریولوجی کی بنیاد ہے کہ جس کی ترقی ہنوز ابتدائی منزلوں پر ہے حضور گورنر نے اس تقریر میں کانگریس کی کارروائی کا خاکہ پیش کیا اور اُس کے بعد کانگریس کی باضابطہ کارروائی کے لئے پانچ مختلف شاخیں اور جماعتیں قائم کی گئی جو اپنے اپنے حلقہ میں معلومات پیش کر رہی ہیں اور اس کا سلسلہ ہفتہ عشرہ تک جاری رکھا جائیگا۔ ایک حصہ اس شاخ کا یونیورسٹی ہال میں اجلاس کر رہا ہے اور باقی چاروں حصوں کے اجلاس بڑے بڑے وسیع اور آراستہ خیمہ جات میں ہو رہے ہیں جو وسیع میدان میں پاس کے پاس نصب کئے گئے ہیں ہر ایک حصہ کی شاخ میں جدا جدا مضامین پڑھے جاتے ہیں اور اُن پر غور کی جاتی ہے اور ان کے نتایج اخذ کئے جاتے ہیں اور شخصی معلومات کے مقابلے سے عام فوائد قرار دئیے جاتے ہیں ہر ایک حصہ میں حاضرین کی تعداد معقول ہے یہاں فضول بحثوں سے سروکار نہیں ہے تاکہ قیمتی وقت ضایع نہ ہو محدود عرصے میں زیادہ سے زیادہ فایدہ حاصل کرانا چاہتے ہیں۔ پہلے حصے کا مضمون زیر غور ہیضہ ہے۔ اس میں پوشاک کی رنگت کا تعلق بھی دکھلایا گیا ہے جو جسم کیساتھ چسپاں ہوتی ہے اور پھیپھڑے کی لاگ کے ٹیکے کا اثر بھی ظاہر کیا جائیگا دوسرے حصے میں امراض ملیریا اور بخار انٹریک کی بیماریاں رکھی گئی ہیں تیسرے حصے میں مکھیوں اور دیگر کیڑوں مکوڑوں یعنے مچھروں پسوؤں کی تاثیر پر مضمون پیش کئے جاتے ہیں جو تجربات پر مبنی ہیں اور یہ دکھایا جاتا ہے کہ اُن کے ذریعہ بیماریاں کس طرح پھیلتی ہیں چوتھے حصے میں صاف پانی اور ہائجینی کے امور زیر غور ہیں اور پانچویں اور آخری حصے میں امراض چشم اور وہ بیماریاں شامل ہیں جو عمل جراحی سے متعلق ہیں یعنی جس میں سرجری کی ضرورت مقدم ہے ایک ایک شاخ کا حلقہ بہت وسیع اور پیچیدہ ہے جس کی ذیل میں کئی ایک بیماریاں

شامل ہیں امید کیجاتی ہے کہ ان تحقیقاتوں کے نتایج کا اثر اپنی وقعت میں عالمگیر ہوگا تمام قومیں صحت انسانی کے فوایدہ کی قایل ہیں کہ جس سے بڑھکر کوئی دنیا میں نعمت نہیں سمجھی جاتی ہے یہ حلقہ پہلے ہی اتنا وسیع اور عظیم ہے کہ ایورویدک اور یونانی طبابت کی شاخیں اس میں شامل نہیں کر سکے جیسا کہ پہلے لکھ چکے ہیں (۲)

جلال آباد کے قریب امیر صاحب نے ایک نیا شہر حبیب آباد کے نام سے تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے جلال آباد کے ہر ایک گھر کا ایک آدمی کام پر لگایا گیا ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے الہ آباد اور دہلی میں جمنا کے پلوں کو ڈبل بنانا چاہتی ہے۔

اٹلی کے زلزلہ زدگان کی دستگیری کے فنڈ میں جو کلکتہ میں کھلا تھا ایک لاکھ سے زیادہ چندہ وصول ہو چکا ہے

کلکتہ میں ایک شخص مسمی کیرن کمرجی کو ایک مفویانہ رسالہ پنتھ نامی رفیائع کرنے کے جرم میں ۱½ سال قید کی سزا ملی۔

یوروپین اور اینگلو انڈین ڈیفینس ایسوسی ایشن نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں قائمقامی انسٹیٹیوشن کو رواج دیا جانے کا ارادہ ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ غیر سرکاری یوروپین ممبروں کو انتخابی ممبریوں میں سے ایک تہائی ملنی چاہئے

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے ۲۵ ماہ حال کو مشن کالج لاہور میں طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے

گورنمنٹ مدراس نے بنگلور کے انسٹیٹیوٹ آف سائنس بنگلور کو ۱½ لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے برہما کے معزول شاہی خاندان کے اور اس کے وزراء کے وظیفہ میں یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے اضافہ منظور کیا ہے۔

۱۸ فروری کو شام کے وقت جو میل ٹرین پشاور کی طرف سے لاہور پہونچی غلطی سے اس لائن پر چلی گئی جو خالی گاڑیوں کے لئے ہوتی ہے اس لائن پر اگر ٹرین بفر سے ٹکرائی جس سے کئی مسافر زخمی ہوئے جو مسافر اترنے کے لئے تیار کھڑے تھے وہ گر پڑے اور ان کے چوٹیں آئیں۔

کلکتہ کی سائنٹفک ایسوسی ایشن نے امسال ایک تئیس ہندی طلباء کو ممالک غیر میں مختلف علوم و فنون کی تعلیم کے لئے بھیجا ہے۔ ۲۰ طلباء کو ۵۰ سے سو روپیہ ماہوار تک کے وظیفے اور کرایہ دیا ہے ان میں یونیورسٹی کے بہت سے گریجوایٹ ہیں

لارڈ کرزن نے جو لیمپ تاج گنج کے لئے بھیجا ہے وہ مصر کے ایک کاریگر نے دو سال میں تیار کیا ہے۔

رسیدزر

۱۹۰۹ء لغایت ۱۹۰۹ء

مس ہیرس	۱۹۰۹ء لغایت	[illegible]
پادری اے۔ آر۔ سالومن	"	[illegible]
" آر۔ ایچ۔ کارڈ	"	[illegible]
منشی نواب الدین	"	[illegible]
مسٹر اے۔ دانیل	"	[illegible]
ماسٹر رڈ کوئیل نیس	"	[illegible]
بابو دیدار سنگھ	"	[illegible]
پادری آگیا مسیح	"	[illegible]
" امیر خاں	"	[illegible]
مس سی۔ ایم۔ گارڈن	"	[illegible]
ڈاکٹر چندو لعل	"	[illegible]
پادری دھرم سنگھ	"	[illegible]
مس فریزر	"	[illegible]
منشی عبداللہ	"	[illegible]
مسٹر لیبوول	"	[illegible]
بابو بینی پرشاد	"	[illegible]
مسٹر جان سوداگر	"	[illegible]
کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ	"	[illegible]
پادری ٹومی۔ ریوی	"	[illegible]
" نظام الدین	"	[illegible]
ہیڈ ماسٹر ایم۔ ای مشن (ارم)	"	[illegible]
ڈاکٹر اے۔ ہربنس	۱۹۰۹ء	[illegible]
مسٹر موہن لعل	"	[illegible]
" جشو دہبی سنگھ	"	[illegible]
ڈاکٹر ایس ڈیوڈ	"	[illegible]
مسٹر نور احمد	"	[illegible]
پادری اسلم	"	[illegible]
مسٹر ڈبلیو جے۔ الیاس	"	[illegible]
ہیڈ کیٹی کسٹ (ڈوی)	"	[illegible]
منشی عبدالسلام خاں	"	[illegible]
پادری بکی لعل	"	[illegible]
پادری سرکار واسطے حنیف اللہ	"	[illegible]
پادری کے بی سرکار	"	[illegible]
مسٹر اے ای سنگھ	"	[illegible]
مسٹر چارلس ورقس	"	[illegible]
سی گوکلناتھ سکوار	"	[illegible]
مسٹر محبوب مسیح	"	[illegible]
ڈاکٹر عابد مسیح	"	[illegible]
ڈاکٹر جوکس	لغایت	[illegible]
مسٹر بھگوان گوسی بھائی	۱۹۰۹ء	[illegible]
پادری بی ایس۔ ایڈیسن	"	[illegible]
" جمیل الدین	"	[illegible]
حافظ احمد مسیح	"	[illegible]
ڈاکٹر دھرم داس	"	[illegible]
پنڈت لشمنداس	"	[illegible]

ضرورت

لڑکوں کے سکولوں کیلئے کئی لائق استادوں کی ضرورت ہے جو اردو انگریزی میں اچھی مہارت رکھتے ہوں اور میٹریکولیشن پاس شدہ اور مڈل پاس شدہ ہوں۔ تنخواہ اور ملازمت کی شرائط وغیرہ کی نسبت پادری ایچ جے سمتھ چرچ مشنری سوسائٹی اورنگ آباد دکھن سے دریافت کرنا چاہئے۔

اشتہارات

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف سم خرچنا بات ہی کیا ہے

دیکھو گرمی بھی آ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے۔ ایسے وقت ہر گھر میں ایک شیشی عرق کافور گھر میں رکھنے ہو کر ایس کے برمن کا تیار کردہ

اصل عرق کافور

۱۳ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں منگوا کر دل بھر دیکھئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک سے ۳ شیشی تک ۵

امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے

ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ۔ کلکتہ

مفت انعام۔ نور افشاں کے ہر ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجینگے تو گنجینۂ اسلام۔ یا ستیارتھ پرکاش درپن یا موازنہ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے۔ مینجر نور افشاں۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جب تک وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اب تک اس فنڈ نے ۔ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۹۰ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو انگریزی میں مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ڈاک مع محصول ۱۲ قیمت ہفتہ وار سبق سنڈے سکول ۸ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی مینجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد۔ ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری فرنیک ایشکرافٹ ایم اے ساہچوانہ

سٹینڈرڈ ہندوستان میں تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کیجاتی ہے۔ ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔ ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت ۲ سالانہ مع محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲

ہندوستان پنجاب	۲
غیر ملک سے	۳

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲؍	۸؍	ے
چوتھائی کالم	۸؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر مابعد کیلئے ا فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح۔ خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ ۔ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں لعہ ۔ ۳ یا زیادہ ۔ للعہ

کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چین رکشا گروکول دکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ما ۱۳۰ تک گروکول فی لعہ ۔ مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت فرماویں ✢

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کیلئے لودیانہ مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام ولیم براؤن چھپا اور شائع ہوا۔

